20473-بچوں کی پرورش کے متعلق سوال

سوال

مجھے علم ہے کہ اگرخاونداور بیوی میں طلاق ہوجائے تو غیر بالغ بچوں کی پرورش کا زیادہ حق عورت کو ہے ، اوراگر عورت شادی کرلے توپھر خاوند کوزیادہ حق حاصل ہوگا، میرا سوال یہ ہے کہ :

اگرباپ بچوں کے خرچ کا حق ادانہ کرتا ہوتوکیا پھر بھی اسے ماں سے بچوں کو حاصل کرنے کا حق حاصل ہے ، میں ایسے شخص کی بات کررہی ہوں جوکہتا ہے وہ اخراجات پورے کرسکتا ہے ، اس نے ایک اور عورت سے شادی کرلی ہے اوراس کا ایک بیٹا بھی ہے وہ اس کے اخراجات پورے کررہا ہے لیکن وہ اپنی پہلی بیوی کے دونوں بچوں کے اخراجات ادانہیں کرتا ، وہ پہلی بیوی کوکہتا ہے کہ اگراس نے دوسری شادی کرلی تووہ اس سے اولاد چھین لے گا ، کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

علماء اس پر متفق ہیں کہ بچہ جب تک تمیز کرنے کی عمر تک نہ پہنچے اس وقت تک پرورش ماں کا حق ہے ، کیونکہ بچہ اس عمر میں مہربانی ورحملی کا محتاج ہوتا ہے ، اوراسے دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے جوصرف عورتیں ہی کرسکتی ہیں ، لیکن جب وہ شادی کرلے تو یہ حق ساقط ہوجاتا ہے ، کیونکہ شادی کے بعد عورت اپنے خاونداوراس کی اولاد کی خدمت میں مشغول ہو جائيگی ، اورخاونداور بچے کی پرورش کی مصلحت میں تعارض ہوجاتا ہے ، شادی کرنے سے ماں کا حق ساقط ہونے پرابن منذر رحمہ اللہ نے علماء کا اجماع نقل کیا ہے .

دیکھیں : الکافی ابن عبدالبر (296/1) اورالمغنی (194/8) .

اس کی دلیل درج حدیث ہے :

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اورعرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بیٹے کے لیے میرا پیٹ اس کے لیے رہنے کی جگہ تھی ، اور میری چھاتی اس کی خوراک کا باعث تھی ، اور میری گوداس کی حفاظت کی جگہ تھی ، اوراس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے ، اوراب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے ؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا :

" تم جب تک نکاح نہیں کرتی اس کی زیادہ حقدار ہو "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2276) مسند احمد حدیث نمبر (6707) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداود حدیث نمبر (1968) میں اسے حسن قرار دیا ہے ، اورابن کثیر رحمہ اللہ نے ارشادالفقیہ (250/2) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

دوم :

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ بچے کے اخراجات باپ پر واجب ہیں چاہے وہ اپنی بیوی کو رکھے یا اسے طلاق دے، اور چاہے بیوی مالدار ہو یا مسکین وفقیر باپ کی موجودگی میں ماں پر اولاد کی خرچ لازم نہیں ہوگا.

اور مطلقہ عورت کا بچوں کی پرورش کرنے کی صورت میں اولاد کا سارا خرچ باپ کے ذمہ ہوتا ہے، اور دودھ پلانے اور پرورش کرنے والی عورت بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے.

اولاد کے خرچ واخراجات میں بچے کی رہائش اور کھانا پینا اور لباس اور تعلیم اور ہر وہ جس کی انہیں ضرورت ہو وہ اشیاء شامل ہیں، اور ان اخراجات کو بہتر طریقہ سے مقرر کیا جائيگا اور اس میں خاوند کی حالت کا خیال رکھا جائيگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حیثیت کے مطابق) دے، کسی شخص کو اللہ تعالی تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تعالی تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی کر دے گا}. الطلاق (7).

اور یہ چیز علاقے اور شخص کے اعتبار سے مختلف ہوگی اس لیے اگر خاوند غنی ومالدار ہے تو خرچ اس کی مالداری کے مطابق ہوگا، یا پھر اگر فقیر وتنگ دست یا متوسط طبقہ کا ہے تو بھی اس کی حالت کے مطابق ہوگا.

اور جب والدین کسی متعین مبلغ پر اتفاق کر لیں چاہے زیادہ ہو یا قلیل تو یہ ان پر منحصر ہے، لیکن تنازع اور اختلاف کے وقت فیصلہ قاضی ہی کریگا.

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ مطلقہ عورت خاوند سے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بچے کی رضاعت اکیلے والد کے ذمہ ہے، اور جب ماں طلاق شدہ ہو تو اسے بچے کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، ہمارے علم میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں"

دیکھیں : المغنی (11/430).

اور ابن قدامہ کا یہ بھی کہنا ہے :

جب ماں بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کرے تو یہ اس کا حق ہے، چاہے باپ کو دودھ پلانے والی بغیر اجرت کے مل جائے یا اجرت کے بغیر نہ ملے"

دیکھیں : المغنی (11/431).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"علماء کرام کا اتفاق ہے کہ رضاعت کی اجرت کا اسے حق ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اگر وہ تمہارے بچوں کو دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو}۔ انتہی

ماخوذ از : الفتاوی الکبری (347/3).

سوم :

پرورش جیسا کہ علماء نے اس کی تعریف کی ہے یہ شمار ہوگی کہ جو بچہ اپنے معاملات کو خود نپٹا نہ سکے اور تمیز نہ کر سکے اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کرنا اور اس کی تربیت کرنا اور جو اس کی اصلاح کا باعث ہو اور اسے تکلیف دہ اشیاء سے بچائے یہ پرورش کہلائیگی"

دیکھیں : روضۃ الطالبین (98/9).

اس پرورش کا مقصد چھوٹے بچے کی دیکھ بھال اور اس کے امور کو سر انجام دینا ہے، لہذا پرورش میں پرورش کردہ بچے کی مصلحت کا خیال رکھنا ہے، اس لیے جب باپ اس واجب کو پورا نہ کرے اور اس سے رک جائے اور اس میں خرچ بھی شامل ہے تو وہ گنہگار ہوگا، اور اس سے اس کا حق پرورش ساقط ہو جائیگا.

الروض المربع میں درج ہے :

"اور پرورش والے بچے کو ایسے ہاتھ میں نہیں رہنے دیا جائیگا جو اس کی حفاظت نہ کر سکے اور نہ ہی اس کی دیکھ بھال کرے، کیونکہ ایسا کرنے سے پرورش کا مقصد فوت ہو جائیگا"

دیکھیں : الروض المربع (251/3).

اور ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"پرورش تو بچے کے حق کی وجہ سے ثابت ہے، لہذا یہ ایسے طریقہ سے مشروع نہیں ہوگی جس میں بچے کی ہلاکت و ضیاع اور اس کے دین کا ضیاع ہو"

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (190/8).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس بنا پر کہ جب ہم والدین میں سے کسی ایک کو مقدم کریں تو ہمیں بچے کی حفاظت اور دیکھ بھال کا خیال کرنا ہوگا، اسی لیے امام مالک اور لیث رحمہما اللہ کہا کرتے تھے :

جب ماں حفاظت اور بچاؤ کی جگہ نہ ہو، یا پسند نہ ہو تو باپ کو اس سے اپنی بیٹی لینے کا حق حاصل ہے، اور اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ سے مشہور روایت میں ہے، کیونکہ باپ کو حفاظت و دیکھ بھال پر قادر شمار کیا جائیگا، لیکن اگر وہ اس کی ادائیگی کرنے میں کاہل و سست ہو یا عاجز ہو یا پسند نہ ہو یا پھر دیوث ہو اور ماں اس کے برعکس صحیح ہو تو پھر بلاشک و شبہ ماں بیٹی کی زیادہ حقدار ہوگی.

ہمارے شیخ کہتے ہیں :

جب والدین میں سے کسی ایک نے بھی بچے کی تعلیم چھوڑ دی جو اللہ نے ان کے ذمہ واجب کی تھی تو وہ گنہگار ہے اور وہ اس کا ولی و ذمہ دار نہیں بن سکتا، بلکہ جو کوئی بھی اپنی ذمہ داری میں رہنے والے کے واجب کی ادائیگی نہیں کرتا تو اس کو اس کی ولایت کا کوئی حق نہیں، بلکہ یا تو اس سے اس کی ولایت ختم کر دی جائیگی اور اس کی جگہ کسی اور کو قائم مقام بنا دیا جائیگا، یا پھر

اسے اس کے سپرد کر دیا جائیگا جو اس واجب کو پورا کرتا ہو، کیونکہ مقصود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حسب امکان اطاعت و فرمانبرداری ہے ....

اگر بالفرض باپ کسی ایسی عورت سے شادی کر لیتا ہے جو اس کی بیٹی کی مصلحت کا خیال نہیں کرتی، اور نہ ہی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور اس بچی کی ماں اپنی سوکن سے زیادہ بچی کا خیال رکھ سکتی ہے تو پھر قطعی طور پر پرورش ماں کا حق ہوگا"

دیکھیں: زاد المعاد (424/5).

اور شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بچے کی پرورش کے واجبات میں سے کسی چیز میں سستی و کوتاہی کرتا ہے، اور بچے کو جس کی ضرورت تھی اس مصلحت کو پورا نہیں کرتا تو اس کی ولایت ساقط ہو جائیگی اور دوسرے کو متعین کر دیا جائیگا"

دیکھیں: فتاوی السعدیۃ (535).

اس بنا پر جب باپ اپنی اولاد کے اخراجات روک لے تو اس کا حق پرورش ساقط ہو جائیگا، چاہے اس نے ماں کو نقصان دینے کے لیے ہی بچوں کا خرچ بند کیا ہو، یہ اس کی دلیل ہے کہ باپ اولادی مصلحت کا امین نہیں، اور اس حالت میں ماں کو قاضی کے پاس جا کر اپنی اولاد کا خرچ طلب کرنے کا حق حاصل ہوگا.

واللہ اعلم.